عبداللطیف خالد چیمہ

اکیسویں ترمیم اور دہشت گردی!

سانحۂ پشاور پر پوری قوم ایک اکائی کی طرح غم زدہ ہے، منظر بھلانا ناممکن ہے! عسکری و سیاسی قیادت قومی ایکشن پلان پر متفق ہوئی اور پارلیمنٹ کے ذریعے آئین میں اکیسویں ترمیم ہوئی۔ فوجی عدالتوں کے قیام کی دوسال کے لیے منظوری دی گئی لیکن مطلق دہشت گردی کی بجائے مذہب و مسلک کے نام پر دہشت گردی کے مقدمات کو انسدادِ دہشت گردی کی فوجی عدالتوں میں لانے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس پر جمعیت علماءِ اسلام اور جماعتِ اسلامی نے شدید تحفظات کا اظہار کیا اور ملک بھر کے اکثر مذہبی حلقوں نے کہا کہ ہر قسم کی دہشت گردی کی روک تھام ہونی چاہیے۔ کیونکہ دہشت گرد، دہشت گرد ہی ہوتا ہے وہ جس نام اور جس کام پر بھی اپنی کارروائیاں کرے، آئین کے مطابق پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے لیکن سیکولر انتہا پسند اس بنیاد کو ہی مسمار کرنا چاہتے ہیں۔ عدالت عظمیٰ دوٹوک فیصلہ دے چکی ہے کہ ریاست کے اسلامی تشخص کو کسی ترمیم کے ذریعے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں کے قیام پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا جو عدلیہ کا حق ہے لیکن افسوس کہ تادمِ تحریر صورتِ حال یہ ہے کہ لسانی و علیحدگی پسندی کی تحریکوں اور بھتہ خوری کو ”استثنا“ حاصل نظر آرہا ہے۔ ایم کیو ایم اور بلوچستان میں وطنِ عزیز کے خلاف برسرِ پیکار قوتوں کی کارروائیوں، دہشت گردی، قتل و غارت گری کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ یہ مسئلے کا حل نہیں بلکہ مزید گھمبیر مسائل پیدا ہوں گے۔ ہم یہاں خالد عرفان کے تازہ اشعار نقل کررہے ہیں:

آپ نے قانون میں ترمیم تو کر دی، مگر　　کیا بلاتفریق دہشت گرد مارا جائے گا؟
آپ کی نظروں میں ہم سارے ہی دہشت گرد ہیں　　اس طرح تو قوم کا ہر فرد مارا جائے گا
ہوشیار! اے عالمو! اے واعظو! اے مفتیو!　　داڑھیوں والا یہاں ہر فرد مارا جائے گا
اب سیاسی شرپسندوں کو مکمل چھوٹ ہے　　مذہبی اقدار کا ہمدرد مارا جائے گا
حکمرانوں کے مظالم کو اماں مل جائے گی　　شوقیہ ٹائپ کا دہشت گرد مارا جائے گا

توہین آمیز خاکے اور مسلم اُمّہ!

فرانس کے جریدے ”چارلی ایبڈو“ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز خاکوں پر پاکستان سمیت دنیا بھر میں ردِعمل فطری امر ہے۔ مسلمان اپنے اعمال کے اعتبار سے جتنا بھی کمزور ہو جائے لیکن جب بھی اور جہاں بھی تحفظ ناموسِ رسالت کا مرحلہ پیش آتا ہے وہ اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ چودہ صدیوں